بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ **20**/جون 2013ء بمطابق **10**/شعبان 1434ھ بروز جمعرات بوقت شام 06 بجکر 10 منٹ پر زیرِ صدارت جناب اسپیکر میر جان محمد خان جمالی بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب سپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

﴿ پارہ نمبر ۲۸ سورۃ المٰفقون آیت نمبر ۹ تا ۱۱ ﴾

ترجمہ: اے ایمان والو! غافل نہ کردے تم کو تمہارے مال اور تمہاری اولاد اللہ کی یاد سے اور جو کوئی یہ کام کرے تو وہی لوگ ہیں ٹوٹے میں۔ اور خرچ کرو کچھ ہمارا دیا ہوا اس سے پہلے کہ آ پہنچے تُم میں کسی کو موت۔ تب کہے اے رَبّ! کیوں ڈِھیل نہ دی تُو نے مجھ کو ایک تھوڑی سی موت کہ مَیں خیرات کرتا اور ہو جاتا نیک لوگوں میں اور ہرگز ڈِھیل نہ دے گا اللہ کسی جی کو جب آ پہنچا اُس کا وعدہ اور اللہ کو خبر ہے۔ وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغ۔

جناب اسپیکر: بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم ۔۔۔(مداخلت۔شور) ایک منٹ بیٹھیں، آپ لوگ تشریف تو رکھیں۔ جومَیں بات کرر ہا ہوں وہ سُنیں۔نصراللہ صاحب! آپ بھی بیٹھیں۔جی please میں کچھ کہنا چاہتا ہوں، جب اسپیکر کچھ کہہ رہا ہوتو معزز اراکین سے گزارش ہے کہ وہ تشریف رکھیں، یہ اصول ہے اسمبلی کا۔مَیں اسپیکر یا کوئی بھی ہو میرے بعد میں بھی آئینگے،کل بھی آئینگے، یہ ایک اصول ہے۔ایک ہمارے صوبے میں سانحہ دَر سانحہ ہورہے ہیں اور جب سے یہ اسمبلی آئی ہے، پہلے اجلاس میں بھی ہم نے فاتحہ کی۔نواب ثناءاللہ کے گھرانے کے ساتھ جو ہوا۔پھر دس دن نہیں گزرے تھے کہ ایک اور بڑا سانحہ ہوا جس میں ہماری طالبات کو target کیا گیا۔ بولان میڈیکل کالج کو target کیا گیا اُسکے بعد اُسی صبح کو زیارت ریزیڈنسی جو ہمارا ایک symbol تھی، پاکستان کے حوالے سے بلوچستان میں، اُسکو جلایا گیا۔ایک متفقہ قرارداد آئی ہے جس میں سرفراز بگٹی صاحب، نصراللہ صاحب دومڑ صاحب، راحیلہ دُرانی صاحبہ ہر ایک بھائی کی طرف سے ایک قرارداد آئی ہے۔ چونکہ یہ بجٹ سیشن ہے اِس وقت نئی تقریر ہم take-up نہیں کرینگے، وہ 29 کو take-up کرینگے۔اور میری آپ سے گزارش ہے کہ متفقہ طور پر ایک قرارداد آپ لے آئیں 29 کے اجلاس کیلئے۔تو اُسمیں ہم اسکو زیر بحث لائیں گے اور اجلاس کو ایک دن اور بڑھانا پڑا تو 30 کو بھی اجلاس ہوسکتا ہے پہلی تاریخ کو بھی اجلاس ہوسکتا ہے۔جی جی! مولانا صاحب شہداء کیلئے دعائے مغفرت کریں اور یہ دعا بھی کریں کہ اِس صوبے میں خیر ہو۔ (دعائے مغفرت کی گئی) آمین۔The Finance Minister to take the Floor.۔میڈم! میرا خیال ہے ابھی نہیں آپکو تقریر کا موقع دینگے اُسمیں آپ criticise بھی کریں۔ I have given the Floor to the Finance Minister, please.

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ (قائد ایوان): بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم ۔جناب اسپیکر! میرے لئے یہ انتہائی اعزاز کا باعث ہے کہ مَیں اِس نومنتخب معزز ایوان جو کہ جمہوریت کے ثمرات کے نتیجے میں عمل میں آیا ہے۔مَیں بجٹ سال 14-2013ء پیش کرنے جارہا ہوں۔ یہ بلوچستان کی نئی عوامی اور جمہوری حکومت کا پہلا بجٹ ہے، یہ ایوان صرف ایوان کی اُمنگوں کی ترجمانی نہیں کرتا بلکہ یہ ایوان مکمل بلوچستان ہے۔کیونکہ یہاں کے تمام ارکان کی پُشت پر عوام کی قوت ہے، جنہوں نے جمہوری بنیادوں پر ہم پر اپنے اعتماد کا اظہار کیا ہے اور توقعات وابستہ کی ہیں۔مَیں اپنی اِس بجٹ تقریر کے ذریعے اپنے لوگوں کو جو ہماری اصل قوت ہیں، یقین دلاتا ہوں کہ ہم اُنکی توقعات پر پورا اُترنے کی ہر ممکن کوشش کرینگے اور قومی مفادات کو ذاتی مفادات پر ترجیح دیتے ہوئے اپنے محدود وسائل میں لامحدود مسائل کو حل کرنے کی حتی الوسع کوشش کرینگے۔کیونکہ ہم عوام کی قوت سے بخوبی واقف

ہیں اور جانتے ہیں کہ صرف جمہوریت ہی میں بہترین اختیار اور بہترین آزادی ہے۔ بلوچستان کے عوامی نمائندگان کا اس ایوان میں اجتماع میزانہ برائے مالی سال 14-2013ء اِس صوبے کے عوام کے اپنے وسائل پر اختیار کا مظہر ہے اور مَیں اِس معزز ایوان کی مدد اور تعاون سے اِس صوبے کے وسائل کے منصفانہ اور شفاف استعمال کا وعدہ کرتا ہوں۔ جناب اسپیکر! ہر مالی سال کا میزانیہ ترقی کی راہ پر ایک قدم یا جست کی حیثیت رکھتا ہے اور ذرائع آمدنی و اخراجات میں توازن اس شاہراہ پر ترقی کی رفتار کا تعین کرتا ہے۔ اس نئے منتخب ایوان کو حلف لیتے ہوئے سب سے مشکل مرحلہ جو درپیش آیا، وہ ہے میزانیہ مالی سال 14-2013ء۔ ہمارے عوام اس سے بخوبی آگاہ ہے کہ یہ صوبہ قدرتی وسائل سے مالا مال ہونے کے باوجود اب تک اِن سے استفادہ حاصل نہیں کر سکا جس کی وجہ سے اسکے وسائل محدود ہیں۔ وسیع رقبہ اور منتشر آبادی کی وجہ سے ترقی کی مد میں اخراجات بہت زیادہ اور رفتار کچھ کم ہے۔ اِن تمام مسائل سے آگاہی کے باوجود میں اِس معزز ایوان کے توسط اور تعاون سے یہ یقین دلاتا ہوں کہ ہماری ترجیح صرف اور صرف بلوچستان کے عوام کی بلاتفریق رنگ و نسل، اور ہماری حکومت رہنے تک ہمارے یہی اصول کارفرما رہیں گے۔ جناب اسپیکر! مَیں اپنے ہم خیال ایوان نمائندگان کی طرف سے یہ کہنا چاہوں گا کہ ہمیں ورثہ میں ملنے والی معاشی صورتحال کا اس تقریر میں ذکر کرنا مجبوری ہے ہم بیان نہیں کرینگے کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ اِس صوبے کے باشعور عوام اس سے واقف ہیں۔ ہم مجبوریاں بیان کرنے کی بجائے یہاں عوام کی دی ہوئی قوت کو بروئے کار لائیں گے اور ہمت سے مشکلات پر قابو پانے کی کوشش کرینگے۔ جناب اسپیکر! ہم یہ دعویٰ نہیں کرتے کہ اس حکومت کا پہلا میزانیہ مالی سال 14-2013ء تمام مسائل کا حل ہوگا نہ یہ حقیقی طور پر عوام کی خواہشات کا علمبردار ہوسکتا ہے۔ ہاں ہم میزانیہ مالی سال 14-2013ء موجودہ مسائل کے حل کی طرح اس عوامی قوت کی ترجیحات کا مظہر ضرور ہے اور اس سلسلے کے اولین اقدامات کا مجموعہ ہے۔ بلوچستان کی اس منتخب عوامی قوت کے سماجی اور معاشی طریقے کے اصول اور ترجیحات انشاء اللہ صوبے میں سماجی اور اقتصادی پالیسیوں کے حوالے سے نئی روایت کی بنیاد ڈالیں گی۔ ہمارے لئے راہنما اصول یہ ہے کہ بلوچستان کی ترقی صرف مؤثر تعلیمی نظام کے نفاذ و افادیت اور ہماری معیشت کے چار مضبوط ستونوں، زیرزمین معدنیات، زراعت، گلہ بانی، سمندر اور سمندری حیات سے سائنسی بنیادوں پر استفادہ ہی سے ممکن ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ اگلے این ایف سی، یعنی آٹھویں نیشنل فنانس کمیشن ایوارڈ میں بلوچستان کا مدلل اور جامع case پیش کرنا بھی ہمارے ایجنڈے کا حصہ ہے۔ اس حوالے سے اگلے سال سے ہم معیشت دانی کی ایک team تشکیل دے رہے ہیں اور ہماری حکومت درج ذیل ترجیحات کی بنیاد پر کام کریگی:۔

1۔ تعلیم کے میدان میں ہنگامی بنیادوں پر کام کرنا۔ بلوچستان کے جغرافیائی حالات، منتشر آبادی کے تناظر میں تعلیمی پالیسی میں اصلاحات تاکہ پوری آبادی کو تعلیمی سہولتیں مہیا کی جاسکیں۔ اس مقصد کیلئے کالجز کی تعمیر ترجیحات میں شامل ہے۔ اس مقصد کیلئے کالجز میں ہاسٹل کی تعمیر ترجیحات میں شامل ہے۔ مادری زبانوں میں تعلیم کے بنیادی حق کو تسلیم کرتے ہوئے اسکی حوصلہ افزائی کی جائیگی۔ انشاءاللہ ہم جلد ہی پہلے اپنی کیبنٹ میٹنگ میں مادری زبانوں کو ذرائع تعلیم as a subject کے طور پر اُسکا اعلان کرینگے اور ہم وہ اقدامات کرینگے جس میں legislation شامل ہوتا کہ کوئی اور آمر اس decision کو واپس نہ لے سکے۔

2۔ صحت کا مسئلہ جو کہ بلوچستان میں سنگین نوعیت اختیار کر چکا ہے، اِس حکومت کی ترجیحات میں شامل ہے۔ صحت کا شعبہ انتظامی اور مالی دونوں طور پر نظر انداز شدہ ہے۔ اس محکمے کی فعالیت تعلیم کے ساتھ بڑی ترجیح ہے۔ محکمہ صحت سے منسلک تعلیمی اداروں کی بہتری اور نئے اداروں کی تعمیر ہمارے پروگرام کا حصہ ہے۔

3۔ امن وامان کی حالت میں بہتری کیلئے صوبائی قانون نافذ کرنے والے اداروں کو مستقل کرنا ہے۔

4۔ کرپشن اور اقرباء پروری کے خلاف منظّم جدوجہد کرنی ہے۔ مَیں اِسے پھر repeat کرونگا کہ کرپشن اور اقرباء پروری کے خلاف منظّم جدوجہد کرنی ہے۔ صوبائی آمدنی اور ذرائع روزگار میں اضافے کیلئے معدنیات کے تمام شعبوں میں سرمایہ کاری کی جائیگی۔

5۔ انفراسٹرکچر اور معیشت کی بحالی بھی ہمارے ترقیاتی پروگرام کا حصہ ہیں جو کہ صوبے کی عمومی ترقی اور بیروزگاری کا حل اِسی سے منسلک ہے۔

6۔ توانائی، بجلی کے بحران پر قابو پانے کیلئے شمسی توانائی کے مختلف منصوبے شروع کیئے جائینگے اور وقت کے ساتھ ساتھ بجلی کے ذرائع کو شمسی توانائی کی بنیادوں میں تبدیل کیا جائیگا۔

7۔ ماہی گیری سے منسلک ذرائع آمدنی اور روزگار کی ترقی۔

8۔ غیر ترقیاتی اخراجات میں کمی تاکہ محدود وسائل کو بہتر انداز میں استعمال کیا جاسکے۔

9۔ نجی اداروں کی ماہی گیری، مال مویشی اور توانائی کے شعبہ جات میں حوصلہ افزائی کے ذریعے بیروزگار افراد کی سرکاری ملازمتوں پر انحصار کو کم کیا جائے۔

10۔ موجودہ صنعتی اداروں کی فعالیت اور اُن سے منسلک ملازمین کی فلاح و بہبود اور باعزت روزگار کے مواقع پیدا کرنا۔

11۔ بلوچستان کے عوام کیلئے وفاق سے وسائل اور ملازمتوں کا منصفانہ حصول، ملک میں اختیار و وسائل کی

موجودہ غیر منصفانہ تقسیم کو رَد کرتے ہوئے دولت و اختیارات کی منصفانہ تقسیم کو یقینی بنایا جائیگا۔وفاق اور قومی وحدتوں کے درمیان وسائل کی شرح کو منصفانہ بناتے ہوئے 80% قومی وحدت اور 20% وفاق کیلئے مختص کرنے کی کوشش کی جائیگی۔قومی وحدتوں کے درمیان موجودہ تقسیمِ دولت کے فارمولہ کو تبدیل کرتے ہوئے این ایف سی میں تقسیمِ دولت کے نئے فارمولے کو بین الاقوامی دنیا میں جاری طریقہ کار کے مطابق غربت، منتشر آبادی، آمدنی اور آبادی کو مناسب توازن دینے کی بھر پور کوشش کی جائیگی۔تاکہ بلوچستان کو سماجی اور اقتصادی حوالے سے دوسرے صوبوں کے برابر لایا جاسکے۔

12۔ خواتین کی سیاسی اور معاشی حقوق کے تحفظ کو یقینی بنایا جائیگا اور تمام امتیازی قانون کو ختم کرکے زندگی کے ہر شعبے میں عورتوں کی حوصلہ افزائی کی جائیگی اور تمام شعبوں میں اُنہیں برابری دلانے کی جدوجہد کی جائیگی۔ بلوچستان کے سرکاری ملازمین کی ترقی اور تحفظ کو یقینی بناتے ہوئے تمام اہم سرکاری عہدوں پر انکی تعیناتی کو اولیت دی جائیگی۔

13۔ اقلیتوں کو تحفظ دینے کی بھر پور کوشش کی جائیگی۔اور اُنکی زندگی کے تمام شعبوں میں یکساں اہمیت دی جائیگی۔

دوستو!2013-14ء بجٹ کا جائزہ: جناب اسپیکر صاحب! آئندہ مالی سال کا بجٹ پیش کرنے سے پہلے یہ مناسب ہوگا کہ موجودہ مالی سال کے نظرثانی تخمینہ معزز ایوان کے سامنے پیش کیا جائے جس کے بعد معزز ایوان کو ہماری مخلوط حکومت کے مالی اقدامات کے بارے میں آگاہی کرونگا۔جاری سال 2012-13ء کے کُل بجٹ کا ابتدائی تخمینہ 179.931 billion روپے تھا۔نظرثانی شدہ بجٹ برائے سال 2012-13ء کا تخمینہ 183.983 billion روپے کا ہوگا۔ 2012-13ء اخراجات کا جاریہ تخمینہ 144.112 billion روپے تھا۔ جو نظرثانی تخمینہ میں کم ہوکر 138.383 billion روپے ہوگیا۔ مالی سال 2012-13ء میں پی ایس ڈی پی کا حجم 37.077 billion روپے تھا اسمیں 720 جاری اسکیمیں، جبکہ 732 نئی اسکیمیں شامل تھیں۔2012-13ء میں پی ایس ڈی پی پر نظرثانی کرتے ہوئے اُسکا حجم 34.780 billion روپے ہوگیا۔نظرثانی کے بعد 6064 جاری اسکیموں کیلئے 15.595 billion روپے جبکہ 615 نئی اسکیموں کیلئے 19.85 billion روپے مختص کیئے گئے۔جبکہ وفاقی حکومت کے پی ایس ڈی پی سے صوبائی محکموں کے توسط سے عملدرآمد ہونے والی اسکیموں کیلئے 10.298 billion روپے اسکے علاوہ تھے۔ پی ایس ڈی پی برائے سال 2012-13ء کی 641 جاری اور نئی اسکیمیں مالی سال کے اختتام تک مکمل کی

جائیں گی۔معزز اراکین! چونکہ اِس گورنمنٹ کی priority تعلیم پر ہے۔تو تعلیم کے حوالے سے جناب اسپیکر! معاشرے کی مجموعی ترقی کے عمل میں تعلیم کی کلیدی اہمیت کے پیش نظر ہماری ترقیاتی حکمت عملی میں تعلیمی شعبے کی ترقی کو اولین ترجیح حاصل ہے۔تعلیمی ترقی کے حوالے سے ہمارا عزم ہے کہ ہم اس شعبے کو جلد از جلد ترقی یافتہ صوبوں کے مساوی لائیں گے۔تعلیم کو عام کرنے اور معیار کو بہتر بنانے کیلئے تمام دستیاب وسائل ہم اپنے بچوں پر خرچ کرینگے اور صلاحیتوں کو بروئے کار لائیں گے اسلئے اس اہم شعبے کی ترقی و ترویج کیلئے ہماری حکومت مندرجہ ذیل اصلاحات کریگی:۔

1۔تمام اسکولوں کے اساتذہ کی حاضری کو یقینی بنانے کیلئے کمیونٹی مانیٹرنگ کے نظام کی حوصلہ افزائی کی جائیگی۔

2۔تمام اساتذہ کی بھرتی کو میرٹ پر کرنے کیلئے تعیناتیوں کے تمام اختیارات پبلک سروس کمیشن کو دیئے جائینگے۔

3۔تمام کالجوں میں طلباء کیلئے بورڈنگ اور اساتذہ کیلئے رہائشی سہولتیں میسر کی جائیں گی۔تعلیمی نصاب سے نفرت پھیلانے والے تمام مواد کو نکالا جائے گا۔اعلیٰ سطحی اور معیاری تعلیمی نظام کیلئے صوبے میں ہائر ایجوکیشن کمیشن قائم کیا جائیگا جو کہ اندرونی اور بیرونی ممالک سے مالی امداد اور تعلیمی وظائف کیلئے مختلف نجی اور سرکاری اداروں اور درسگاہوں سے قریبی رابطہ اور تعلقات کے قیام کیلئے اقدامات کرنے کا پابند ہوگا اور صوبے کے تمام اعلیٰ تعلیمی اداروں میں نصاب،مواد اور تحقیقات کے معاملات کی نگرانی اور راہنمائی کریگا تاکہ طلباء اور اساتذہ کو میرٹ پر تعلیمی وظائف مہیا کیئے جاسکیں۔بلوچستان ہائر ایجوکیشن ڈائریکٹوریٹ سے دیگر صوبوں میں داخلہ حاصل کرنے والے ٹیکنیکل اور نان ٹیکنیکل طلباء کو باقاعدہ اسکالرشپ دی جائیگی۔موجودفرسودہ نظامِ تعلیم کی جگہ جدید سائنسی اور ٹیکنیکل خطوط پر مبنی تعلیمی نظام رائج کیا جائیگا جو تمام شہریوں کو یکساں مواقع فراہم کرے گا۔اور تعلیمی اداروں میں اعلیٰ تعلیم یافتہ اساتذہ کی تقرری کو یقینی بنایا جائیگا۔جدید ٹیکنیکل سائنسی آلات مہیا کر کے تعلیمی اداروں کو جدید دنیا کے برابر لایا جائیگا۔ہر تحصیل، ہر ضلع اور تحصیل ہیڈ کوارٹر میں بوائز اور گرلز مڈل اسکولوں کی تعمیر کو یقینی بنایا جائیگا۔جہاں طلباء اور طالبات کیلئے بورڈنگ کا خاص انتظام کیا جائیگا جہاں دُور دراز سے آنے والے طلباء کو رہائش کی سہولتیں دی جائیں گی۔ بورڈنگ میں رہائش پذیر طلباء کو اسکالرشپ بھی دینے کا بندوبست کیا جائیگا۔
جناب اسپیکر! چندروز قلیل مدت میں اس حکومت کی تعلیمی میدان میں چند نمایاں سفارشات جو کہ میں بیان کرونگا ، ہماری سیاسی پختگی اور عوام کی خدمت پر ہمارا ایمان کا مظہر ہے۔تفصیلات کچھ اس طرح ہیں:۔ترقیاتی اور غیر ترقیاتی اخراجات کی مد میں آنیوالے مالی سال 14-2013ء میں محکمہ تعلیم کیلئے 34896.635 million روپے مختص کیئے گئے جو کہ رواں مالی سال کے مقابلے میں 42% زیادہ ہیں۔5ارب روپے سے

بلوچستان اینڈاؤنمنٹ فنڈز کا قیام اِس حکومت کی تعلیم کے شعبے میں سنجیدگی کی علامت ہے۔اس فنڈز کے تحت سالانہ 5ہزار بلوچستانی طلباء کوملکی اور بیرونی مستند تعلیمی اداروں میں تعلیمی اسکالرشپ دی جائیگی۔جس کی تفصیلات مندرجہ ذیل ہیں:۔

واضح رہے کہ یہ رقم تعلیم کی مد میں مختص کی گئی ہے۔ترقی اور غیر ترقیاتی اخراجات کے علاوہ۔

سیکنڈری لیول کیلئے 1600 طلباء کیلئے،انٹرمیڈیٹ لیول کیلئے 600 طلباء کیلئے گریجویشن کیلئے 600 طلباء کیلئے، میرٹ کیلئے 200 طلباء، انجینئرنگ 200 طلباء، ایگریکلچر اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کیلئے 300 طلباء، خصوصی اداروں میں جس میں LUMS،IBA،GIK،اور NUST کے 100 طلباء، ماسٹرز لیول کے 600 طلباء، بیرونی ملک کیلئے 12 طلباء،کوچنگ کلاسز کے لئے 1500 اسکالرشپ دی جائیں گی۔صوبے کی تعلیم اور صحت کی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے 3 نئے میڈیکل کالجز کے منصوبے اس سال کے بجٹ میں ہیں۔جس میں ایک لورالائی،خضدار اور کیچ۔بلوچستان میں زرعی کالج کو یونیورسٹی کا درجہ دینا بھی اس حکومت کی تعلیمی اور زرعی ترقی کا حصہ ہے۔یعنی جو موجودہ زرعی کالج ہے اِسکو یونیورسٹی کا درجہ دیا جائیگا۔بلوچستان یونیورسٹی کا ایک کیمپ خضدار میں قائم کیا جائیگا۔300 نئے پرائمری اسکولز تعمیر کیئے جائیں گے جن کیلئے ایک ارب روپے مختص کیئے گئے ہیں۔ 300 پرائمری اسکولوں کو مڈل کا درجہ دیا جائیگا۔اس مد میں ڈیڑھ ارب روپے مختص کیئے گئے ہیں جبکہ 150 مڈل اسکولوں کو ہائی کا درجہ دینے کی منصوبہ بندی کی گئی ہے،جس کیلئے ایک ارب روپے رکھے گئے ہیں۔موجودہ اسکولوں میں اضافہ،کمرہ تعمیر کرنے کیلئے ایک ارب روپے مختص کیئے گئے ہیں۔ہائی اسکولوں میں امتحانی ہال، لیبارٹری، لائبریریوں کی تعمیر کیلئے 50 کروڑ روپے مختص کیئے گئے ہیں۔اسی طرح کالجز کیلئے بھی 50 کروڑ روپے کی سفارش کی گئی ہے۔کیڈٹ کالج کی گرانٹ کو 184 million روپے سے بڑھا کر 283 million روپے کردی گئی ہے۔اور اسمیں مَیں ایک چیز کی وضاحت کروں کہ اس دفعہ ہم نے 24% something, which is highest بلوچستان کی history میں ایجوکیشن کو 24% کبھی نہیں ملا ہے۔اسکے ساتھ جو یونیورسٹی کی گرانٹس ہم نے رکھی ہیں وہ اسکے علاوہ ہیں۔ہم ہر یونیورسٹی کو گرانٹس دے دیں گے جو ہمارے ہائر ایجوکیشن کا حصہ ہے۔صحت کے محکمے میں جناب اسپیکر صاحب!صحت کا شعبہ ہماری دوسری اہم ترجیح ہے۔ ہمیں اچھی طرح اندازہ ہے کہ بلوچستان کے عوام کی وسیع اکثریت بنیادی طبی سہولتوں سے محروم ہیں اور نجی ہسپتالوں میں علاج معالجے کی ہمارے غریب عوام میں استطاعت نہیں ہے۔ہماری حکومت موجودہ ہسپتالوں میں علاج معالجے کی بہترین سہولتوں اور ادویات کی فراہمی کو یقینی بنانے کے ساتھ ساتھ صوبے کے دُور دراز

علاقوں میں صحت کے نئے اداروں کے قیام اور عوام کو طبی سہولتیں فراہم کرنے کیلئے ٹھوس اقدامات کریگی۔آنے والے مالی سال2013-14ء میں محکمہ صحت کیلئے15233.578 million روپے مختص کیئے گئے ہیں جو کہ موجودہ مالی سال کے بجٹ کے مقابلے میں37% زیادہ ہیں۔ نئے مالی سال کے پی ایس ڈی پی میں صحت کے شعبے میں 4.646 billion روپے رکھے گئے ہیں جو 41 جاری اور نئی اسکیمات پر خرچ ہونگے۔ دوستو! بولان میڈیکل جو یہاں واحد میڈیکل کالج تھا، یہ حکومت اسکو یونیورسٹی کا درجہ دے گی۔۔۔ (ڈیسک بجائے گئے) صوبے کی تعلیمی اور صحت کی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے تین نئے میڈیکلز کے منصوبے اس میزانیہ کا حصہ ہیں جو مَیں اِس سے پہلے کہہ چکا ہوں، اسی طرح صوبے کے بڑے ہسپتالوں سمیت تمام ضلعی صحت کے مراکز میں مختلف مشینری اور طبی آلات کی کمی کو دُور کرنے کیلئے ہماری حکومت نے ایک ارب روپے کی خطیر رقم مختص کی ہے اس میں وہ تمام جو سہولتیں ہیں خاص طور پر instruments کی defeciency ہے، چاہے تشریحی ہسپتال ہوں یا بیسک ہیلتھ یونٹس ہوں۔تو اسمیں وہ تمام کیلئے ہم نے ایک ارب روپے رکھے ہیں وہاں basic جو instruments کی ضرورت ہے وہ ہم پورا کرینگے۔علاوہ ازیں ہسپتالوں کی مرمت کیلئے بھی6 کروڑ روپے کی رقم رکھی گئی ہے۔شیر خوار بچوں اور ماؤں کی شرح اموات میں کمی لانے اور زچہ و بچہ کو صحت مند وتوانا بنائے کیلئے MNCHاور PPHI جیسے پروگرام کے توسط سے صوبے میں کام کو مزید مؤثر بنایا جائیگا۔ مَیں اِس چیز کی وضاحت کرتا ہوں کہ کچھ ہمارے ہسپتالیں ہیں جن میں یہ سہولتیں نہیں ہیں اور خاص طور پر جیسے پنجگور ہو یا دالبندین ہو یا موسیٰ خیل ہو اِن علاقوں میں ہم جنگی بنیادوں پر اِن ہسپتالوں میں یہ بنیادی سہولتیں فراہم کرینگے خاص طور پر لیڈی ڈاکٹرز کی، جو وہاں ایک بنیادی ضرورت ہے۔ہم اِن ہسپتالوں میں جہاں کہیں یہ کمی ہے ہم جنگی بنیادوں پر اِن کو، اپنے بچوں کو جو یہاں شرح اموات خاص طور پر ڈلیوری میں یا infant mortality rate اِتنا زیادہ ہے، ہم کوشش کرینگے کہ ہم جنگی بنیادوں پر اِن ہسپتالوں کو یہ سہولتیں دے دیں۔ Chief Minister intiative Hepatitis Control کے پروگرام کیلئے 50 million روپے مختص کیئے گئے ہیں جس کے تحت Hepatitis B اور C کے مریضوں کو دوائیں دی جائیں گی۔مَیں سمجھتا ہوں کہ جتنا اس وقت Hepatitis میں بلوچستان کے لوگ مَر رہے ہیں ہم اور آپ تصور نہیں کرسکتے ہیں ہمیں جنگی بنیادوں پر Hepatitis کے خلاف جہاد کرنے کی ضرورت ہے پولیو کے خلاف جہاد کرنے کی ضرورت ہے۔چند سالوں سے بلوچستان میں پولیو سے متاثر بچوں کی تعداد خطرناک حد تک بڑھ رہی ہے۔مَیں اپنی اِس بجٹ تقریر کے ذریعے وفاقی حکومت، اور بین الاقوامی اداروں کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ ہم

بلوچستان سے پولیو وائرس کا خاتمہ کر کے دَم لینگے۔کوئٹہ میں پنجاب حکومت کے تعاون سے دِل کے امراض کے سنٹر کا قیام عمل لایا جائیگا۔یعنی جو ہمارے ہاں Cardiac problems ہیں، جو ہمارے سینئر لوگ ہیں اُنکو ہم نے بُلایا کہ اس وقت معمولی معمولی کاموں کیلئے ہم کراچی جاتے ہیں، خاص طور پر اینجو پلاسٹی اور اینجو گرافی کیلئے، تو ہم اِس سینٹر میں انشاء اللہ بلوچستان کے لوگوں کو اینجو پلاسٹی اور اینجو گرافی کی سہولتیں دے دینگے۔ دوائیوں کی کمی کو دُور کرنے کیلئے ہم نے اگلے مالی سال کیلئے 1126.026 million روپے کی خطیر رقم رکھی ہے جو صوبہ بھر میں دوائیوں کی مفت فراہمی کی اگر ضرورت پڑے تو اِس میں مزید اضافہ کیا جائیگا۔ کیونکہ purchase میں ہم بالکل transparency کے قائل ہیں۔اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ دوائیاں اس وقت ہم نے 100% بنائی ہیں لیکن اگر ضرورت پڑے تو اسکو ہم اُور 100% transparent way پر تاکہ کوئٹہ سے لیکر آ پکے BHU تک یہ تمام دوائیاں ہم پہنچا سکیں۔اور ہم، اِس بجٹ تقریر کے حوالے سے بھی اُنکو warn کرتے ہیں جو اِن دوائیوں کو چوری کریگا وہ بلوچستان کے عوام کا دشمن ہوگا۔ اور جب ایک آدمی بلوچستان کے عوام کا دشمن ہوگا اُسکو ہم کسی صورت میں بھی نہیں چھوڑیں گے۔تمام ضلعی ہیڈ کوارٹروں میں قائم ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں کے حالات کو بہتر کرنے کے حوالے سے انقلابی اقدامات اُٹھائے جائینگے۔ پوسٹ گریجوشین کی کلاسیں بولان میڈیکل کالج میں شروع کی جائیں گی اور دیگر صوبوں میں پوسٹ گریجویشن کیلئے طلباء کو اسکالرشپ دی جائے گی۔ جو بچہ جہاں کہیں اُسکو admission ملے یا basic sciences میں یا Part-1 کے بعد ہم اُسکو اسکالرشپ دے دینگے۔انسٹی ٹیوٹ آف پبلک ہیلتھ میں طریقہ داخلہ، طریقہ تعلیم، اساتذہ کی تعیناتی، فنڈز کے استعمال اور معیارِ تعلیم پر سخت تحفظات رکھتے ہوئے اسے ایک مؤثر پوسٹ گریجویٹ ادارہ بنایا جائیگا۔ پوسٹ گریجویٹ انسٹی ٹیوٹ PGMI میں صوبے کی ضرورت کے مطابق داخلے دیئے جائیں گے۔ اسکے لئے کُل وقتی اسٹاف تعینات کیا جائیگا۔ بلوچستان ہیلتھ فاؤنڈیشن کی کارکردگی مایوس کُن ہے اسکی گرانٹ میں اضافہ کر کے بیروزگار اور ریٹائرڈ ڈاکٹروں کو قرضہ دے کر بیرونِ کوئٹہ اور دیہی علاقوں میں ہسپتال کھولنے کی حوصلہ افزائی کی جائیگی اور اسکے دفاتر ڈویژنل سطح پر کھولے جائینگے۔ BHF کے موجودہ قوانین میں نظرثانی کی جائیگی۔ بلوچستان میڈیکل انسٹی ٹیوٹ کا قیام یقینی بنا کر محکمہ صحت سے الگ کر دیا جائیگا۔ اس یونیورسٹی کے ساتھ ہسپتال، بی ایم سی، سول ہسپتال، شیخ زید، ہیلپر زآئی ہسپتال، چیسٹ اور چلڈرن ہسپتال شامل ہونگے۔ چلڈرن ہسپتال ایک اچھا ادارہ ہے اسے بلوچستان میڈیکل یونیورسٹی کے ساتھ منسلک کر کے ٹیچنگ ہسپتال کا درجہ دیا جائیگا۔ کوئٹہ میں پی ایچ ڈی سی اور ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز کے ڈی ایچ ڈی سیز کو فعال بنا کر

پیرامیڈیکل اسٹاف کو تمام ٹیکنالوجیز میں بہتر تربیت دلائی جائیگی۔ کوئٹہ میں قائم multi-purpose para-medical school کو بہتر بنا کر اسکے اسکولز تمام ڈویژنل ہیڈکوارٹرز میں بنائے جائینگے جن میں X-Ray, dispensary, O.T اور laboratory وغیرہ کی تربیت دی جائیگی۔

دوستو! امن وامان ہمارا ایک بہت بڑا مسئلہ ہے۔ جناب اسپیکر! امن وامان کی روز بروز بگڑتی ہوئی مجموعی صورتحال کو بہتر بنانے کیلئے ضروری ہے کہ قانون نافذ کرنے والے اداروں اور فورسز کی بھرپور معاونت کی جائے اور اُنہیں جدید دنیا کے ہم پلّہ بنایا جائے تا کہ ہمارے صوبے کی تاریخی اور مثالی امن و بھائی چارے کی فضاء واپس بحال کی جا سکے۔ ہمارے قانون نافذ کرنے والے اداروں کو موجودہ دہشتگردی، ٹارگٹ کلنگ، فرقہ واریت، اغوا برائے تاوان اور دیگر پیچیدہ جرائم کا سامنا ہے۔ کئی افسران وعملہ اس مخدوش صورتحال میں زندگیاں گنوا چکے ہیں۔ بہت سے اہلکاروں کو معذوری کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اسکے باوجود ہمارے قانون نافذ کرنے والے اداروں کے غیّور اہلکار نہایت حوصلہ اور جوانمردی سے امن و امان کو برقرار رکھنے کیلئے اپنی ذمہ داریاں نبھا رہے ہیں۔ ان نامناسب حالات میں ہماری فورسز کے مورال کو بُلند رکھنا اور اُنکے خاندانوں کی مناسب دیکھ بھال کرنا انتہائی ضروری ہے۔ لاپتا افراد کا مسئلہ امن و امان کے مسئلے سے جُڑا ہوا ہے۔ ہمارا روزِ اوّل سے واضح مؤقف ہے کہ لاپتا افراد کی بازیابی اور مسخ شدہ لاشوں کا سلسلہ بند ہوئے بغیر اور نقل مکانی کرنے والے لوگوں کی ازسرنو آبادی، مذہبی فرقہ واریت کو ختم کرنے اور مذہبی بھائی چارے کی فضاء قائم کیئے بغیر ہم آگے نہیں بڑھ سکتے ہیں۔ یہ حقیقت اُمید افزا ہے کہ وزیراعظم نواز شریف نے اِس حوالے سے مثبت روّیہ اختیار کیا ہوا ہے اور ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا ہے۔ وزیرداخلہ چوہدری نثار نے بھی اسمبلی فلور پر اپنے بیان میں ہمارے مؤقف سے اتفاق کیا ہے اوراس مسئلے کے حل کیئے حکومتِ بلوچستان سے تعاون کر رہے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ مذکورہ سیاسی مسائل حل ہونے کی صورت میں بلوچستان کے ماحول میں بنیادی نوعیت کی تبدیلی آئیگی۔ لاقانونیت اور بدامنی کو عوام کے تعاون اور حکومتی اقدامات کے نتیجے میں جلد شکست دیں گے۔ مندرجہ ذیل اقدامات ہماری صوبائی فورسز کی فلاح و بہبود کیلئے کیئے گئے ہیں:-

آنے والے مالی سال 2013-14ء میں law and order کیلئے غیر ترقیاتی بجٹ میں 16.236 billion روپے مختص کیئے گئے ہیں۔ جو موجودہ مالی سال کے مقابلے میں 16.66% زیادہ ہیں۔

بلوچستان پولیس کے مختلف شعبہ جات کے ملازمین کو اسپیشل الاؤنس 40% کے حساب سے 2011ء کی بنیادی تنخواہ پر دیا گیا تھا جس کی زیادہ سے زیادہ حد 4000 روپے ماہانہ تھی۔ ان شعبہ جات میں سی آئی ڈی، اے ٹی

ایف، ہائی وے پولیس کے ملازمین شامل ہیں۔اسی طرح پولیس ٹریننگ اسکول کے ملازموں کو بھی 30% کے حساب سے یہ الاؤنس 2011ء کی بنیادی تنخواہ پر مِل رہا تھا جس کی زیادہ سے زیادہ حد 3000 روپے ماہانہ تھی۔اب حکومتِ بلوچستان نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ یکم جولائی 2013ء سے پولیس کے تمام شعبہ جات بشمولِ دو نئے شعبہ جات جس میں rapid-response group اور اسپیشل برانچ کے ملازمین شامل ہیں، کو بھی یہ اسپیشل الاؤنس 40% کے حساب سے 2011ء کی بنیادی تنخواہ پر دیا جائیگا۔اور اسکی زیادہ سے زیادہ حد 4000 سے بڑھا کر 6000 روپے ماہانہ کر دی جائیگی۔فورسز کیلئے risk allowance کی تجویز بھی دی گئی ہے۔صوبائی امن وامان کی فورسز کیلئے ایک جامع پیکیج کی سفارش کی جاتی ہے۔تفصیلات اس طرح ہیں:۔

آنے والے مالی سال کے دوران کوئٹہ اور کئی دیگر اضلاع میں رہائشی بیرکس، کوارٹرز اور فلیٹس تعمیر کیئے جائیں گے۔پولیس گرائمر اسکول کی تعمیر آنے والے مالی سال کے دوران کی جائیگی۔

ہائی ویز پر عوام کی بے خطر اور پُر امن سفر کو ممکن بنانے کیلئے 286.592 million روپے پولیس اور لیویز فورس کو دیئے جائینگے۔

پولیس اور لیویز فورسز کو موجودہ چیلنجز سے نمٹنے کیلئے تیار کیا جائیگا۔اس سلسلے میں اسلحہ کی خریداری کیلئے 135 million روپے کا بندوبست کیا جائیگا۔

پولیس، لیویز اور بلوچستان کانسٹیبلری کو جدید خطوط پر استوار کرنے، امن وامان کو برقرار رکھنے کیلئے اگلے مالی سال 2013-14ء میں ضروری آلات فراہم کرنے کی غرض سے غیر ترقیاتی بجٹ میں تقریباً 315 million روپے مختص کیئے جائینگے۔

دہشتگردی اور دیگر جرائم کو جڑ سے اُکھاڑنے کیلئے سی آئی ڈی کی اہلیت کو مزید مؤثر بنایا جائیگا۔تجربہ کار انٹیلی جنس افسران کو بھرتی کیا جائیگا۔

جدید ٹیکنالوجی خرید کر کے معلومات کو یکجا کیا جائیگا۔سی آئی ڈی پولیس اسٹیشن کا قیام اور اسکی ضروری دفاتر کی تعمیر کا کام کرنے والے، مالی سال کے دوران مکمل کر لیئے جائینگے۔

انسدادِ دہشتگردی کی فورس، اے ٹی ایف کو مزید مؤثر بنانے کیلئے کوئٹہ میں اے ٹی ایف کالج قائم کرنے کی سفارش کی گئی ہے۔

زراعت: جناب اسپیکر! بلوچستان کی معیشت بنیادی طور پر زرعی نوعیت کی حامل ہے۔معیشت کی عمومی ترقی کیلئے زراعت کو ترقی دینا ضروری ہے۔ہمیں ایک طویل خشک سالی، بجلی کی مسلسل لوڈ شیڈنگ جیسے مسائل، اِن

سے زراعت کو پہنچنے والے نقصانات کا بخوبی اندازہ ہے۔صورتحال کی بہتری کیلئے تمام ضروری اقدامات کیئے جائینگے۔ پانی کی کمی ایک اہم مسئلہ ہے۔ زمینی حقائق کو مدنظر رکھتے ہوئے زراعت کی ترقی کیلئے قابلِ عمل حکمتِ عملی تیار کررہے ہیں۔ ہماری حکومت قطراتی طرزِ آبپاشی کوترجیحی بنیادوں پراختیاری کریگی۔ ٹیوب ویلوں کو چلانے کیلئے مہنگی بجلی کی بجائے شمسی توانائی کے استعمال کواختیار کیا جائیگا۔اس سلسلے میں حکومت نجی شعبے کا تعاون اور اشتراک حاصل کرنے کیلئے مَیں آپکی وساطت سے اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ ہماری حکومت Green Balochistan Programme کےتصور کےتحت صوبے میں زرعی ترقی کے ایک نئے دَور کا آغاز کرینگے۔حکومت زراعت کو بلوچستان کےعوام کی ترقی اورخوشحالی میں ریڑھ کی ہڈی تصور کرتے ہوئے اس پرخصوصی توجہ دیگی۔ترقیاتی اور غیرترقیاتی بجٹ میں آنے والے 14-2013ء میں محکمہ زراعت کیلئے 7.87 billion روپے مختص کیئے گئے ہیں۔موجودہ مالی سال کے مقابلے میں یہ %30اضافہ ہے۔آنے والے مالی سال کےترقی پروگرام کےتحت سیلف بلوچستان پروگرام شروع کیا جائیگا جس کیلئے ایک ارب روپے مختص کرنے کی سفارش کی جاتی ہے۔آبی وسائل کوترقی دی جائیگی۔آبپاشی کےنظام کوبہتر کرنے کیلئے تمام بارانی دریاؤں پرڈیم، چیک ڈیم تعمیر کیئے جائیں گے۔زیرزمین آبی وسائل کواستعمال میں لانے کیلئے دیہاتوں میں بجلی کا جال پھیلایا جائے گا۔زرعی صنعت کے فروغ کیلئے مشینری کے استعمال کویقینی بنایا جائیگا۔زرعی پیداوار خصوصاً پھلوں، کھجور کی پیداوار کوبہتر کرنے، پراسیسنگ اور پیکنگ کےشعبوں میں کسانوں کی راہنمائی اورمدداور کولڈاسٹوریج کے علاوہ چھوٹی صنعتوں کے قیام کیلئے خصوصی اقدامات اُٹھائے جائیں گے۔ بین الاقوامی منڈیوں تک اسکی پہنچ یقینی بنائی جائیگی۔سبی، قلات، بارکھان، قلعہ سیف اللہ، ڈھاڈر، نوشکی، آواران کےمقام پر زرعی ورکشاپس قائم کیئے جائیں گے جس پر 160 million روپے کی لاگت ہے۔ زرعی پیداوار کو بڑھانے کی غرض سے تحقیق کی مد میں 150 million روپے رکھے گئے ہیں۔بیج کی فراہمی کی مد میں 50 million روپے رکھے گئے ہیں۔کپاس کی کاشت کی حوصلہ افزائی کیلئے 50 million روپے مختص کیئے گئے ہیں۔لسبیلہ کی زرعی یونیورسٹی میں میرین ریسرچ اور ترقی سینٹر کیلئے 15 million روپے رکھے گئے ہیں۔ صوبے میں موجودہ بلڈوزرز مشینیں کافی پرانی اور ناکارہ ہوچکی ہیں اگلے سال کے پی ایس ڈی پی میں 2.124ارب روپے کی لاگت سے 200 نئے بلڈوزرز transparent way پرخریدے جائینگے۔۔۔(ڈیسک بجائے گئے)

لوکل گورنمنٹ اوردیہی ترقی: جناب اسپیکر! اس محکمے کی دیہی علاقوں کے بنیادی انفراسٹرکچر کو کارآمد بنانے

میں اہم کردار پر انکار نہیں کیا جا سکتا ہے۔ دیہی آبادی کا شہروں کی جانب رجحان نے خطرناک حد تک اضافہ کو کنٹرول کرنا اس وقت ہی ممکن ہوسکتا ہے جب دیہی علاقوں میں زندگی کی ضرورتوں کو یقینی بنایا جائے۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کیلئے آپکی مخلوط حکومت کا عزم ہے کہ اس محکمے کے تمام ضلعی دفاتر کو بلا تاخیر فعال کیا جائیگا۔ اس مقصد کے حصول کیلئے آنے والے مالی سال کے دوران لوکل گورنمنٹ انتخابات اور لوکل کونسلوں کیلئے 6 ارب روپے مختص کیئے گئے ہیں۔ کوئٹہ ہم سب کا شہر ہے، اور بلوچستان کے گلدستے کا ہر پھول یہاں اپنی بہار دکھائی دے رہا ہے، اس شہر میں بلوچ، پشتون، ہزارہ اور آبادکار سب موجود ہیں لیکن مجھے افسوس ہے کہ یہاں ٹریفک کا نظام ناگفتہ بہ ہے۔ نکاسی آب کا کوئی مؤثر انتظام نہیں۔ صفائی ستھرائی کی صورتحال انتہائی ناقص ہے۔ اور سڑکیں نہایت ہی خستہ ہیں۔ ماضی کے لٹل پیرس کے روایتی حُسن کی بحالی، اور صوبائی دارالحکومت کے شہروں کو بنیادی سہولتیں فراہم کرنے کے مسئلے پر سب کو توجہ دینی چاہیئے۔ کوئٹہ سے اِس ایوان کے 6 اراکین کے ساتھ ساتھ پورا ایوان کو کوئٹہ کے مسائل کے حل میں متحرک تعاون کرنا چاہیئے۔ ہماری حکومت کوئٹہ کی روایتی خوبصورتی کو بحال کرنے اور شہریوں کو بنیادی سہولتوں کی فراہمی کیلئے تمام وسائل بروئے کار لائے گی۔ 15 اضلاع میں صوبائی سینیٹیشن منصوبوں پر عملدرآمد کیلئے ایک اسکیم شروع کی جائے گی جس پر لاگت کا تخمینہ تقریباً 405 million روپے ہے۔ ضلعی ترقیاتی پروگرام کے تحت 1950 million روپے مختص کیئے گئے ہیں۔ تین اضلاع میں دیہی ترقی کے پروگرام کیلئے 150 million مختص کیئے گئے ہیں۔ شہری infrastructure کو بہتر بنانے کیلئے 52 میونسپل کمیٹیوں کو 260 million روپے کی گرانٹ دی جائیگی۔ صوبے کے تمام اضلاع کیلئے ایک ایک آگ بجھانے والی گاڑی لوکل کونسل فنڈ سے خریدی جائیگی۔ اس طرح صوبائی دارالحکومت کے حالات میں بہتری کیلئے کوئٹہ شہر میں نئے پارکس بنانے کیلئے 100 million روپے مختص کیئے گئے ہیں۔ کوئٹہ شہر کے 52 میونسپل کمیٹیوں کی گندگی کو ٹھکانے لگانے کی جدید مشینری، آگ بجھانے والی گاڑیاں اور سیوریجز کی بہتری کیلئے 226 million روپے سے زائد رقم فراہم کی جائیگی۔ کوئٹہ شہر میں 4 پارکنگ کے پلازے تعمیر کیئے جائیں گے جس پر 150 million روپے، تو یہ اس حکومت نے identify کی ہے کہ وہ کوئٹہ سینٹر میں چار پارکنگ تعمیر کریگی تاکہ بازاروں میں congestion ختم ہوجائے۔

مواصلات وہاؤسنگ: جناب اسپیکر! سڑکیں عوام کی بنیادی ضرورتوں میں شامل ہیں، نئی سڑکوں کی تعمیر اور موجودہ سڑکوں میں بہتری لانے کیلئے ہر ممکن کوشش کی جائیگی۔ صوبے کے وسیع علاقے جو کہ زیادہ فاصلوں پر مشتمل ہیں اور پھیلی ہوئی آبادی کی وجہ سے اس مد میں انتہائی زیادہ رقم کی ضرورت ہے۔ لہٰذا اس شعبے میں ہماری

مخلوط حکومت نے خطیر رقم مختص کی ہے۔ اسکے علاوہ دیگر ضروری سرکاری عمارتوں کی تعمیر بھی اس میزانیہ کا حصہ ہے۔ کوئٹہ شہر کی بڑھتی ہوئی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے دو فلائی اوورز کی اسکیموں پر کام کی تاخیری حربے ہرگز برداشت نہیں کیئے جائیں گے۔ اِن میں سے ایک فلائی اوور سریاب اور دوسرا کوئلہ پھاٹک کے مقام پر تعمیر کیا جارہا ہے۔ نئے مالی سال کے دوران سڑکوں کی کُل 267 اسکیمات کیلیئے مجموعی طور پر 1.17 billion روپے مختص کیئے گئے ہیں۔ ان اسکیمات کو آنے والے مالی سال 14-2013ء کے پی ایس ڈی پی میں شامل کیا گیا ہے۔ کراچی میں بلوچستان ہاؤس کی تعمیر کیلیئے 20 million ج روپے مختص کیئے گئے ہیں۔ ماسٹر پلان کے تحت سول سیکرٹریٹ کوئٹہ میں پارکنگ کمپلیکس اور نئے بلاک کی تعمیر کیلیئے 150 million روپے رکھے گئے ہیں۔ کوئٹہ شہر میں افسران کیلیئے فلیٹس اور چالیس ہزار بیچلر کمرے بنانے کیلیئے 150 million روپے مختص کیئے گئے ہیں۔ کوئٹہ میں لائبریری کی انتہائی کمی محسوس ہورہی تھی، اور میوزیم کی، کوئٹہ جناح روڈ پر میوزیم اور صوبائی لائبریری کی تعمیر کی غرض سے 50 million روپے رکھے گئے ہیں لیکن یہ پیسے ہم بڑھا بھی سکتے ہیں کیونکہ ہماری خواہش ہے کہ ہمارے تمام جو competent نوجوان ہیں اُنکو ہم لائبریری کی سہولتیں نہ صرف کوئٹہ میں بلکہ ہر ڈسٹرکٹ لیول پر مہیا کریں۔ قائد اعظم ریزیڈنسی زیارت کی مرمت، تزئین و آرائش کی مد میں 20 million روپے مختص کیئے گئے ہیں۔ ہائی کورٹ کے ججوں کی رہائش کیلیئے دو نئے بنگلے تعمیر کیئے جائینگے جن پر 30 million روپے خرچ ہونگے۔ عدلیہ کے سیشن ڈویژن کوئٹہ بمقام زیارت اور سیشن ڈویژن خضدار بمقام وڈھ کی تعمیر کیلیئے 30 million روپے مختص کیئے گئے ہیں۔

امورِحیوانات: جناب اسپیکر! صوبائی معیشت میں امورِحیوانات کا حصہ 48% بنتا ہے۔ مال مویشیوں کا دیہی ترقی میں اضافہ اور غریب عوام کی خوشحالی سے ایک گہرا تعلق ہے۔ صوبہ بلوچستان میں امورِحیوانات اور ڈیری ترقی کی ڈیری فارمز کا ایک وسیع جال بچھایا جائیگا جس کے ذریعے سے مصنوعی تخم ریزی، مال مویشیوں کی صحت کا خیال اور امراض کی تشخیص کے ساتھ ساتھ ان کی پیداوار میں اضافہ کیا جائیگا۔ 2006ء کی مال شماری کے مطابق صوبے میں بھیڑوں کی تعداد ایک کروڑ اٹھائیس لاکھ اور بکریوں کی تعداد ایک کروڑ ستر لاکھ ہے۔ آنے والے مالی سال 14-2013ء میں محکمہ لائیو اسٹاک کیلیئے ترقیاتی اور غیر ترقیاتی فنڈ میں 2.63 million روپے مختص کیئے گئے ہیں۔ جو موجودہ مالی سال کے مقابلے میں 42% زیادہ ہیں۔ نئے مالی سال کے دوران جانوروں کی مختلف بیماریوں کا علاج معالجہ کیا جائیگا۔ اس ضمن میں تقریباً لاکھوں جانوروں کا علاج کیا جائیگا جس کے لئے رقم مختص کی گئی ہے۔ صوبے کے گلہ بانوں کے مقابلوں کی بنیادوں پر ضلع وار مراعاتی پیکیج کیلیئے اگلے

مالی سال میں 5 کروڑ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے اس رقم سے ہر ضلع میں اوّل، دوئم، سوئم آنے والے گلہ بانوں کو انعامات دیئے جائینگے۔غربت میں کمی کرنے کیلئے دیہی علاقوں میں 260 million روپے سے دیہی پولٹری سپورٹ پروگرام شروع کیا جائیگا۔ 223 million روپے کی لاگت سے ژوب، خضدار، تربت، جعفرآباد اور قلعہ عبداللہ میں مال مویشیوں کی مارکیٹیں قائم کی جائینگی۔ ابھی ہم یہ سمجھتے ہیں کہ مالی سال 2013-14ء کیلئے امورِحیوانات کیلئے مزید انقلابی اقدامات کی ضرورت ہے اوراس سیکٹر میں قابلِ عمل منصوبوں اوراقدامات کیلئے اضافی فنڈز درکار ہونگے۔

ماہی گیری: جناب اسپیکر! بلوچستان کی ترقی اورخوشحالی میں ماہی گیری بنیادی کردار ادا کرسکتی ہے۔ بلوچستان کی طویل ساحلی پٹی اورسمندری حیات سے مالا مال سمندر اس وقت بھتہ مافیا کی نذر ہوچکی ہے۔غیرقانونی جہازوں کے استعمال نے لوگوں کو نانِ شبینہ کامحتاج بنا دیا ہے۔ اِس وقت کروڑوں روپے براہِ راست افراد کی جیبوں میں جارہے ہیں جس سے صوبے کےعوام کو بیروزگاری، سمندری حیات کی نسل کشی کے علاوہ کچھ بھی ہاتھ نہیں آرہا ہے۔ بلوچستان کی طویل ساحلی پٹی سے بلوچستان اورساحل بلوچستان پرآباد لوگوں کو کچھ حاصل نہیں ہو رہا ہے۔ ایک مخصوص مافیا نے فشریز ڈیپارٹمنٹ کو یرغمال رکھا ہے۔حکومت فوری طور پر بلوچستان میں غیرقانونی شکاراور جالوں کے استعمال پرمکمل پابندی لگادے گی۔اورمقامی ماہی گیروں کی حالتِ زندگی، کاروبار کوبہتر کرنے کیلئے خاطرخواہ اقدامات اُٹھائے گی۔ 2013-14ء میں محکمہ ماہی گیری کیلئے 1.483 million روپے مختص کیئے گئے ہیں جوموجودہ مالی سال کے مقابلے میں تقریباً 185% زیادہ ہیں۔ غیرقانونی جالوں کے استعمال اورٹرالرنگ پرمکمل پابندی عائد کی جائیگی جس سے سمندری حیات کی نسل کُشی ہوتی ہے۔ یہ چیز ہم واضح کریں کہ اس وقت کوسٹ میں سب سے بڑا problem ٹرالرنگ کا ہے۔اور اِس حکومت کی پالیسی ہے کہ جو بھتہ خور وہاں بیٹھ کرٹرالرنگ کرتے ہیں جس میں حکومت بلوچستان کے لوگ شامل ہیں، ہم اِسکومکمل طور پرختم کرنے کی انتہائی کوشش کرینگے۔ بلوچستان میں موجودہ تمام ہاربرز کی حالت دُرست کرکے اِنکوقابلِ استعمال بنایا جائیگا اور ہاربروں پر ہونے والی کرپشن کے خلاف اقدامات کیئے جائیں گے۔ پسنی میں سمندری کٹاؤ پرفوری اقدامات اُٹھاکر پسنی شورد پروٹیکشن بند میں ہونے والی مالی بدعنوانیوں، بے ضابطگیوں کا نوٹس لیا جائیگا۔ ماہی گیروں کوفوری طور پرمزدور تسلیم کرکے سوشل سیکورٹریٹ ودیگر قانونی مراعات کا حقدار بنایا جائیگا۔اوراسمیں اگرہم نے legislation کی تو labour law کے تحت بلوچستان کے ماہی گیروں کو کروڑوں روپوں کا فائدہ ہوگا۔ گوادر پسنی اور اورماڑہ میں مچھلیوں کی پراسیسنگ اور پیکنگ کیلئے اقدامات اُٹھائے جائیں گے۔

ماہی گیروں کوٹھیکیداروں کی لُوٹ کھسوٹ سے بچانے کیلئے قانون سازی کی جائیگی اور ماہی گیروں کومکمل تحفظ فراہم کیا جائیگا۔مچھلیوں کی عالمی معیار کے مطابق پروسیسنگ اور پیکنگ کو یقینی بنانے کیلئے ماہی گیروں کوٹریننگ دی جائیگی اوراُنکو مالی supportفراہم کی جائیگی۔ہماری حکومت پسنی فش ہاربر کوجلداز جلد بحال کرنے کے لئے اقدامات کریگی۔اسی طرح سے اقوام متحدہ کا بین الاقوامی فنڈ برائے زرعی ترقی (ایفاد) کی مدد سے ہماری ساحلی پٹی کے دونوں اضلاع یعنی گوادر اورلسبیلہ میں تین ارب روپے کی خطیر رقم سے ماہی گیروں کوکوسٹ ٹو مارکیٹ روڈ فراہم کرنے کے منصوبے کو ہماری حکومت مقررہ وقت سے پہلے کامیابی سے پایہ تکمیل تک پہنچائے گی۔اِسی اسکیم کے تحت چار جے ٹیز بھی بنائے جائیں گے اور انکے ساتھ ضروری سہولتیں جیسے آکشن ہال، فیول ٹینک اور کشتیوں کی مرمت کیلئے ورکشاپ بھی اِن جے ٹیز کے ساتھ بنائے جائینگے۔یقیناً یہ اقدامات ہمارے صوبے کی ساحلی پٹی میں خوشحالی کی نوید ثابت ہونگے۔2000 million روپے کی لاگت سے پسنی کے مقام پرفش پروسیسنگ یونٹ کوفعال کیا جائیگا۔ماہی گیری کے جہازوں کواَپ گریڈ کیا جائیگا جس پر 500 million لاگت آئیگی۔ 300 million کی لاگت سے اور ماڑہ اور دام میں ریسرچ سینٹر قائم کیئے جائینگے۔شمالی علاقوں میں فش کلچر کومتعارف کرنے کیلئے فنگر لینڈز مہیا کرنے کی کوشش کوتیز کردیا جائیگا۔تاکہ ژوب، قلعہ سیف اللہ جیسے اضلاع میں پانیوں اور بندات میں فِشنگ کلچر کی جاسکے۔بلوچستان کی ساحلی پٹی کے ماہی گیروں کے علاقوں میں جہاز کے آٹھ مرمتی مراکز (ورکشاپس) قائم کیئے جائینگے جس کیلئے تقریباً 17 million روپے مختص کیئے گئے ہیں۔25 million روپے کی لاگت سے سبکزئی ڈیم ژوب میں سینک کول فِشنگ اسپچ سی کا قیام عمل میں لایا جائیگا۔ٹرالرنگ کے خاتمہ کیلئے تمام وسائل بروئے کارلائے جائینگے تاکہ غریب ماہی گیروں کومعاشی تحفظ مِل سکے۔

معدنیات: جناب اسپیکر!بلوچستان معدنی دولت سے مالا مال قومی وحدت ہے۔بلوچستان کے معدنی وسائل سے پورا ملک ترقی کرچکا ہےلیکن اسکے خاطر خواہ فائدے سے بلوچستان کےعوام کومحروم رکھا گیا ہے۔تیل، گیس، کاپراور گولڈ کے وسیع ذخائر سے حاصل آمدنی سے بلوچستان کےعوام محروم ہیں۔تیل، گیس اور دیگر معدنی وسائل بنیادی طور پر بلوچستان کےعوام کی قومی دولت ہیں جہاں ایک طرف وفاقی حکومت دیگر بین الاقوامی کمپنیاں انکی لُوٹ کھسوٹ میں ملوث ہیں وہاں علاقائی طاقتور شخصیت بھی اس ذاتی خاندانی جاگیردار، خاندانی جاگیر تصور کرتے ہیں۔حکومت معدنی دولت کوبلوچستان کےعوام کی قومی دولت تصور کرتے ہوئے اسے بلوچستانی عوام کی ترقی اور خوشحالی کے ذرائع بنائے گی۔ترقیاتی اور غیرترقیاتی اخراجات کی مد میں آنے والے مالی سال

2013-14ء میں محکمہ معدنیات کیلئے 1.609 billion روپے مختص کیئے گئے ہیں جو موجودہ مالی سال کے مقابلے میں تقریباً 245% زیادہ ہیں۔گیس اور تیل سے بلوچستان کو حاصل ہونے والی آمدنی کو بلوچستان کی ترقی کیلئے استعمال کیا جائیگا۔بلوچستان کی معدنیات پر غیر قانونی قبضے کے تمام لیز کو کینسل کیا جائیگا۔گزشتہ ادوار میں سیاسی نمائندوں کو غیر قانونی لیز اور قبضے فوراً ختم کیئے جائینگے۔مائننگ انڈسٹریز میں اجارہ داری کا خاتمہ کیا جائیگا۔ مائننگ انڈسٹری کی ترقی پر خاص توجہ دی جائیگی۔اسکی ترقی اور توسیع میں جدید آلات،مشینری کے استعمال کی حوصلہ افزائی کی جائیگی۔معدنی شعبے میں سرمایہ کاری کی مد میں ساڑھے چار ارب روپے مختص کیئے گئے ہیں۔جو کہ ریکوڈک اور دیگر منافع بخش منصوبوں پر خرچ کیئے جائینگے۔حکومتی وصولیوں میں اضافہ کیلئے کوئلہ کے علاوہ باقی معدنیات پر ڈیوٹی لگادی جائیگی۔معدنیات سے پیدا شدہ آمدنی سے ایک مخصوص حصہ اس ضلع پر خرچ ہوگا جہاں سے یہ معدنیات نکلتی ہیں۔

آبنوشی: جناب اسپیکر! محفوظ اور صاف پینے کا پانی بنیادی انسانی ضرورت اور حق ہے۔مختلف تحقیقات کے مطابق 70% بیماریاں گندے پانی کے استعمال کی وجہ سے ہوتی ہیں۔صاف پانی کی فراہمی سے نہ صرف لوگوں کی صحت اچھی رہے گی بلکہ اِس سے علاج معالجے پر اُٹھنے والے خرچے سے بھی ہمارے صوبے کے غریب لوگ بچ سکیں گے۔آپ کی حکومت بلوچستان کے شہروں اور دیہی علاقوں میں رہنے والے لوگوں کو پینے کے صاف پانی فراہم کرنے کو ترجیحی اہمیت دے گی۔اِس سلسلے میں 44 جاری اور 8 نئی اسکیموں کیلئے 2.380 billion روپے سے زیادہ کی رقم رکھی گئی ہے۔ترقیاتی اور غیر ترقیاتی اخراجات کی مد میں آنے والے مالی سال 2013-14ء میں اس شعبے کیلئے 4.796 billion روپے مختص کیئے گئے ہیں جو موجودہ مالی سال کے مقابلے میں آٹھ فیصد زیادہ ہیں۔پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے تحت مختلف پروجیکٹس پر کام کو تیز کرنے کیلئے احکامات دیئے جائیں گے ان میں خاص طور پر تمام یونین کونسلوں میں فلٹریشن پلانٹ لگایا جائیگا۔آکڑہ کور ڈیم جو گوادر واٹر سپلائی کے تحت گوادر اور اسکے قرب وجوار کی آبادی کیلئے پانی کے واحد ذریعہ میں سلٹیشن کی وجہ سے گنجائش میں کافی کمی آئی ہے۔اِس مسئلے کے حل کیئے اقدامات کیئے جائیں گے۔گوادر میں صاف پانی کی ترسیل کو یقینی بنانے کیلئے کھارے پانی کو صاف کرنے والے پلانٹس کو فعال بنایا جائیگا۔400 سے زیادہ پرانے اور غیر فعال واٹر سپلائی اسکیموں کی توسیع اور مرمت کیلئے 1000 million روپے مختص کیئے گئے ہیں۔ سیلاب زدہ علاقوں میں پانی صاف کرنے کیلئے پلانٹس لگانے کی غرض سے 50 million روپے رکھے گئے ہیں۔گڈانی،ڈام،گوادر،جیونی اور لسبیلہ میں پانی صاف کرنے والے پلانٹس لگانے کیلئے 20 million روپے

رکھے گئے ہیں۔ واسا کوئٹہ کی پمپنگ ومشینی آلات کی تبدیلی، خریداری کی مد میں 150 billion روپے مختص کیئے گئے ہیں۔

آبپاشی: جناب اسپیکر! زراعت ہماری معیشت کیلئے کلیدی اہمیت کی حامل ہے۔ اسکی ترقی کیلئے پائیدار اور معیاری نظام آبپاشی کی اہمیت سے کوئی بھی ذی شعور انسان انکار نہیں کرسکتا۔ آپکی حکومت نے اس اہم شعبے میں نوجوانوں کو ملازمت کے مواقع فراہم کرنے اور زیر زمین پانی کی سطح بلند کرنے کیلئے پائیدار نظام آبپاشی اور ڈیلے ایکشن ڈیمز کی تعمیر اور دیکھ بھال پر خصوصی توجہ دینے کا اصولی فیصلہ کیا ہے۔ ترقیاتی اور غیر ترقیاتی اخراجات کی مد میں آنے والے مالی سال 14-2013ء میں محکمہ آبپاشی کیلئے 4.662 billion روپے مختص کیئے گئے ہیں جو موجودہ مالی سال کے مقابلے میں تقریباً 4% زیادہ ہیں۔ اس مد میں پی ایس ڈی پی کے تحت تقریباً 2 ارب 80 کروڑ روپے مختص کیئے گئے ہیں۔ کئی بڑی اسکیمات وفاقی حکومت کے تعاون سے صوبے کے مختلف حصوں میں جاری ہیں۔ صوبائی حکومت پی ایس ڈی پی میں بھی کئی آبپاشی کی اسکیمات شامل ہیں۔ صوبے میں ڈیمز کی تعمیرات کیلئے ایک ارب روپے رکھے گئے ہیں۔

تجارت اور صنعت: جناب اسپیکر! موجودہ عوامی حکومت نے صوبے میں صنعتی سرگرمیوں میں اضافے کو اپنی اولین ترجیحات میں شامل کیا ہے۔ اس سلسلے میں انڈسٹریل اسٹیٹ کے قیام اور اس سے روزگار کے مواقع میں اضافہ جیسے اقدامات شامل ہیں۔ انڈسٹریل اسٹیٹ میں صنعتی یونٹوں کے بارے میں اعداد وشمار کا ریکارڈ رکھنا اور سرکاری ونجی شعبوں میں قائم صنعتی یونٹ میں نصب بوائلرز کا معائنہ کرنا سرفہرست ہے۔ اس وقت صوبے کے مختلف اضلاع میں انڈسٹریل اسٹیٹ جس میں کوئٹہ، ڈیرہ مراد جمالی، گوادر، لسبیلہ جبکہ بوستان، خضدار، کیچ اور پسنی میں نئے انڈسٹریل اسٹیٹ کے قیام کیلئے خاطر خواہ اقدامات کیئے جائینگے۔ اس وقت صوبہ بھر میں سمال انڈسٹری کے تحت قائم 60 سے زائد تربیتی مراکز ہیں۔ جن میں سہولیات کو بڑھایا جا رہا ہے۔ تا کہ ان مراکز سے تربیت حاصل کرنے کے بعد مقامی لوگ روایتی دستکاری کے ذریعے اپنے روزگار خود پیدا کریں۔ اور خود کفیل ہوں۔ اور اس ادارے کی کارکردگی سے غربت کو کم کرنے میں مدد ملے گی۔ آنے والے مالی سال 14-2013ء میں محکمہ صنعت وتجارت کیلئے 912.69 millilon روپے مختص کیئے گئے ہیں جو موجودہ مالی سال کے مقابلے میں تقریباً 30% زیادہ ہیں۔ اسپیشل اکنامک زون اتھارٹی بلوچستان میں جس کے چیئرمین وزیراعلیٰ ہیں کے قیام کیلئے ابتدائی طور پر 7 کروڑ رکھنے کی تجویز ہے۔ کوئٹہ اور لسبیلہ میں اسپیشل اکنامک زون کا قیام عمل میں لایا جائیگا جس سے صوبے میں مزید صنعتوں کا قیام عمل میں لایا جاسکے گا اور بیروزگاری میں خاطر خواہ کمی ہوگی۔

ضلع سبی میں انڈسٹریل اسٹیٹ کے قیام کیلئے ابتدائی کام شروع کردیا گیا ہے۔جبکہ حب، ڈیرہ مراد جمالی اور کوئٹہ میں انڈسٹریل اسٹیٹ کے قیام کو جلد پایہ تکمیل تک پہنچایا جائیگا۔اسکے علاوہ حب، گوادر، کیچ اور مسلم باغ میں بھی اس مقاصد کیلئے زمین حاصل کرلی گئی ہے جس پر جلد ہی ترقیاتی کام کا آغاز ہوگا۔انڈسٹریل اسٹیٹ بوستان اور کوئٹہ میں وفاقی حکومت کے تعاون سے کام ہو رہا ہے اگر فنڈز بروقت جاری کیئے گئے تو ترقیاتی کام جلد پایہ تکمیل کو پہنچے گا۔فنڈز کی بروقت ریلیز کیلئے وفاقی حکومت سے درخواست کی گئی ہے سمال انڈسٹریز میں بلوچستان کے مختلف اضلاع میں قالین بافی، ٹیلرنگ، بلوچی دستکاری کے مختلف مراکز قائم کیئے گئے ہیں جہاں ہنرمند عملہ مقامی طور پر غریب اور نادار لوگوں کو فنی تربیت فراہم کرتا ہے۔انڈسٹریل ڈیپارٹمنٹ میں بھی نیویڈٹیک کے تعاون سے ایک منصوبہ تیار کیا گیا ہے جس کے تحت قالین بافی میں ہر تربیت یافتہ شخص کو فنی تربیت مکمل کرنے کے بعد ایک قالین بافی کی کھڈی اور ایک مرتبہ خام مال فراہم کیا جائیگا تاکہ وہ اپنا روزگار خود کما سکیں۔تربیت کے دوران ماہوار وظیفہ جو 1200 روپے ماہانہ تھا اِسے بڑھا کر 3000 روپے کرنے کی تجویز ہے۔افغانستان اور ایران کے ساتھ مشترکہ سرحدی منڈی قائم کی جائیگی۔اگر یہ منڈیاں قائم کرنے میں ہم قائم رہے تو انشاءاللہ ہماری جوٹریڈ ہے اسمیں بہت زیادہ اضافہ ہوگا۔

معلوماتِ عامہ: جناب اسپیکر! معلوماتِ عامہ کے شعبے کی اہمیت سے کوئی بھی صاحبِ عقل انسان انکار نہیں کر سکتا۔خاص طور پر آج کل کے دور میں جمہوری حکومتوں کو عوام کی نبض پر ہاتھ رکھنے کیلئے معلوماتِ عامہ کا ہی سہارا لینا پڑتا ہے یہ شعبہ حکومت کی کمزوری اور عوام کی خواہشات کو اُجاگر کرتا ہے۔اس شعبے میں جرنلسٹ ویلفیئر فنڈز، ہاکرز ویلفیئر فنڈز کو مزید مؤثر بنایا جائیگا۔ہماری حکومت سمجھتی ہے کہ صوبے کے جرنسلٹ اور اس شعبے سے متعلق افراد کی مہارتوں کو بہتر کرنے کیلئے حکومتی مدد کی ضرورت ہے اور ہم صوبے کے صحافی حضرات سے مِل کر بلوچستان اکیڈمی فار جرنلزم کے قیام کیلئے مکمل مالی تعاون کرینگے۔کوئٹہ پریس کلب کی 10 لاکھ کی گرانٹ کو بڑھا کر 20 لاکھ کردیا جائیگا اور تمام ضلعوں کے پریس کلبز کو دو دو لاکھ روپے دیئے جائینگے۔اسکے ساتھ میں پریس، جرنلسٹوں کا ایک بہت بڑا مسئلہ اُنکی ہاؤسنگ اسکیم ہے۔ہم کوشش کرینگے کہ اُنکی مدد سے ہم جلد کوئی جگہ حاصل کر لیں اور جو جرنلسٹ ہیں اُنکی اس پرانی ڈیمانڈ کو ہم انشاءاللہ پورا کرنے کی بھرپور کوشش کرینگے۔

توانائی: جناب اسپیکر صاحب! توانائی اس صوبے کی معاشی ترقی کیلئے انتہائی اہمیت کی حامل ہے۔موجودہ توانائی کے بحران نے تمام شعبوں پر سنگین اثرات مرتب کیئے ہیں۔اس بحران کو ختم کرنے کیلئے ہماری صوبائی حکومت کوئی کسر نہیں اُٹھائیگی۔خوش قسمتی سے بلوچستان دوبارہ قابلِ استعمال توانائی کے وسائل سے مالا مال

ہے۔ ہوا، شمسی اور جیوتھرمل کے ذریعے سے وافر توانائی حاصل کی جاسکتی ہے۔ آنے والے مالی سال 14-2013ء میں محکمہ توانائی کیلئے 1.185 billion روپے مختص کیئے گئے ہیں جو موجودہ مالی سال کے مقابلے میں 34% زیادہ ہیں۔ 2 ارب روپے کی لاگت سے شمسی توانائی کے پروجیکٹس شروع کیئے جائیں گے جن سے تقریباً 300 دیہاتوں کو بجلی فراہم کی جائیگی۔ زراعت کے 20 ہزار ٹیوب ویلز کو بجلی کے رعایتی نرخوں پر چلایا جارہا ہے جس پر 5 ارب 40 کروڑ روپے خرچ ہورہے ہیں جس سے بجلی کے نرخوں میں اضافے کی وجہ سے مالی مشکلات پیش آرہی ہیں۔ اس مالی بوجھ کو کم کرنے کیلئے رعایتی نرخوں پر چلنے والے ٹیوب ویلز کو شمسی توانائی پر منتقل کیا جائیگا۔ سرکاری عمارتوں کو بھی شمسی توانائی کے نظام پر لایا جائیگا۔ اس طرح حکومت بلوچستان کے ماتحت چلنے والے واٹر سپلائی اسکیموں کو بھی شمسی توانائی پر لایا جائیگا۔ اِن دونوں منصوبوں کے لئے 45 کروڑ تجویز کیئے گئے ہیں۔ صوبے کی مختلف دیہاتوں کو بجلی کے نئے ٹرانسفارمر کی فراہمی اور پرانے ٹرانسفارمروں کی مرمت کیلئے 500 million روپے مختص کیئے گئے ہیں۔ کوئلے سے توانائی پیدا کرنے والے منصوبوں پر 500 million روپے کی سرمایہ کاری کی جائے گی۔ ہماری کوشش یہ ہے کہ ہم مختلف علاقوں میں کوئلے سے توانائی کے منصوبے بناسکتے ہیں اسکے لئے ہم نے 3 منصوبے اس سال شروع کرنے کا ارادہ کیا ہے جن کی فیزابیلٹی کیلئے ہم نے یہ رقم رکھی ہے اگر ہماری فیزابیلٹی رپورٹ تیار ہوئی تو انشاء اللہ ہم 3 جگہوں پر کوئلے سے توانائی کے منصوبے شروع کرینگے۔ بلوچستان انرجی کمپنی کو باقاعدہ فعال کیا جائیگا اور انویسٹمنٹ کی مد میں اسکے لئے اگلے مالی سال میں ڈھائی ارب روپے رکھے جائیں گے۔

کھیل: جناب اسپیکر! آنے والے مالی سال 14-2013ء میں محکمہ کھیل کیلئے 204.467 million روپے مختص کیئے گئے ہیں جو موجودہ مالی سال کے مقابلے میں 13 فیصد زیادہ ہیں۔ صوبے میں مختلف کھیلوں کی سرگرمیوں کیلئے گرانٹ 6 million سے بڑھا کر 15 million تک تجویز کی گئی ہے۔ صوبے میں تحصیل کی سطح پر کھیلوں کی ترقی کیلئے دفاتر کھولے جائیں گے۔ صوبے کے مابین بین الصوبائی اور ملکی سطحوں پر کھیلوں کے مقابلوں میں ہمارے مرد، خواتین کھلاڑیوں کی بھرپور حوصلہ افزائی کی جائیگی۔ اسکول اور کالجوں کی سطح پر کھیلوں کو فروغ دے کر نئی نسل سے اہل کھلاڑی تلاش کیئے جائیں گے۔ کوئٹہ میں ایوب اسٹیڈیم کی خوبصورتی کیلئے پی ایس ڈی پی میں چار کروڑ تیس لاکھ روپے کا نیا منصوبہ شامل کیا جائیگا۔ کوئٹہ میں اسپنی روڈ پر ایک نئے اسٹیڈیم کی تعمیر کیلئے پی ایس ڈی پی میں ابتدائی طور پر 7 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں۔

نوجوانوں کیلئے روزگار: جناب اسپیکر! ہر حکومت کی یہ ذمہ داری ہوتی ہے کہ اپنی انتظامی حدود میں عوام کو

باعزت روزگار فراہم کرے۔ مزید یہ کہ روزگار کے قابل نوجوانوں میں ہنرمندی کی تخلیق کرے۔ آپکو علم ہوگا کہ حکومتی اعداد و شمار کے مطابق بلوچستان میں قابل روزگار آبادی کا، کل آبادی کا 40% ہے جبکہ موجودہ اعداد و شمار کے مطابق تقریباً 7 سے 8 لاکھ افراد بیروزگار ہیں۔ بیروزگاری کی شرح دیہی علاقوں میں شہری علاقوں کی نسبت زیادہ ہے۔ اسی طرح ہنر سے محروم اور کم تعلیم یافتہ بیروزگاری کا خاص طور پر شکار ہیں۔ جناب اسپیکر! ہماری اس کم آبادی والے صوبے میں قابل روزگار آبادی میں اتنی بڑی تعداد کا بیروزگار ہونا لمحہ فکریہ ہے۔ اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے اگلے مالی سال کیلئے 4493 اسامیاں پیدا کی جائیں گی جس سے براہ راست روزگار کے مواقع میسر ہونگے۔ ہماری موجودہ حکومت نے ترقیاتی بجٹ میں خاطر خواہ اضافہ کر دیا ہے اور ترقیاتی اسکیموں کے عملدرآمد میں اہل بیروزگار نوجوانوں کو شامل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ صوبائی حکومت کے مختلف اداروں میں موجودہ تربیتی اداروں میں مثلاً ٹی سی، پی ٹی سی، اور سمال انڈسٹریز کے تحت کام کرنے والے اداروں میں نوجوانوں کو تربیت دی جائیگی تاکہ وہ اپنے لئے باعزت روزگار کمانے کے قابل بن جائیں۔ مزید یہ کہ تعلیم یافتہ بیروزگار نوجوانوں کیلئے انٹرنشپ کا بندوبست کیا جا رہا ہے۔ اسکے علاوہ وفاقی اداروں میں وفاقی بجٹ سے زیادہ سے زیادہ اسامیوں پر بلوچستان سے تعلق رکھنے والے بیروزگار نوجوانوں کو اہلیت کی بنیادوں پر روزگار فراہم کرنے کی کوشش کی جائیگی۔

سرکاری ملازمین کیلئے مراعات: جناب اسپیکر! سرکاری اہلکار صوبائی انتظامی مشینری کو چلانے، پالیسی سازی اور ترقیاتی منصوبے پر عملدرآمد میں کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔ ہمیں اس بات کا پورا احساس ہے کہ موجودہ مہنگائی اور افراط زر کے مقابلے میں سرکاری ملازمین کی تنخواہیں نہایت کم ہیں۔ چنانچہ حکومتِ بلوچستان سرکاری ملازمین کیلئے مندرجہ ذیل مراعات کا اعلان کرتی ہے:۔

☆ وفاقی حکومت کے اعلان کے تسلسل میں یکم جولائی 2013ء سے صوبائی ملازمین کی تنخواہوں میں گریڈ۔1 سے 16 تک کے ملازمین کیلئے 15%۔ سندھ اور پنجاب میں اُن لوگوں نے 10% بڑھایا ہے۔ لیکن ہم نے گریڈ۔1 سے 16 کیلئے 15% اور گریڈ۔17 سے اُوپر کیلئے 10% کے اضافے کا اعلان کیا جاتا ہے۔ جس پر تقریباً چار ارب سولہ کروڑ روپے خرچ ہونگے۔ اس ضمن میں مَیں یہ بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ ہماری حکومت صوبائی ملازمین کے مسائل کو حل کرنے میں دلچسپی رکھتی ہے۔ اور اُنہیں ہر قسم کی مدد فراہم کریگی تاہم حکومت بلوچستان کے عوام اپنے سرکاری ملازمین سے اس بات کی توقع رکھے گی کہ وہ صوبے کی ترقی اور غریب عوام کی فلاح کیلئے اپنے فرائض بہتر طریقے سے ادا کرینگے اور عوام کی خدمت میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں

برتیں گے۔

☆ ریٹائرڈ ملازمین کی پنشن میں بھی %15 اضافے کی تجویز ہے۔ اِس مد میں تقریباً 30 کروڑ 70 لاکھ روپے خرچ ہونگے۔یعنی اِنکی پنشن میں بھی %15 ہم اضافہ کرینگے۔

☆ کنوینس الاؤنس جو اس سے پہلے صرف ضلعی اور ڈویژنل ہیڈکوارٹرز میں تعیناتی پر ملتا تھا اب تمام ملازمین کے لئے نہ صرف منظوری دے دی جائیگی بلکہ مزید اسمیں اضافہ بھی کردیا جائیگا۔

☆ محکمہ تعلیم کے سینئر اسٹاف کو ٹائم اسکیل کی منظوری، انجینئرز کیلئے ڈیزائن اور نان پریکٹنگ الاؤنس میں اضافہ کردیا جائیگا۔

☆ ٹریولنگ اور ڈیلی الاؤنس میں اضافہ کیا جائیگا۔

☆ جیل خانہ جات کے ملازمین کے لئے راشن اور یونیفارم الاؤنس میں اضافہ کیا جائیگا۔

☆ انجینئرنگ کے تمام محکموں کے اکاؤنٹس کلرکس کو اَپ گریڈ کردیا جائیگا۔

☆ صوبے کے تمام اسٹینوگرافرز اور پرائیویٹ سیکرٹریز کی اَپ گریڈیشن کردی جائیگی۔

☆ اٹھارویں ترمیم کے تحت وفاق سے صوبے میں آئے ہوئے ملازمین کو ڈیپوٹیشن الاؤنس اور اسپیشل الاؤنس کی منظوری دی جائیگی۔

بجٹ تخمینہ 14-2013ء

اب مَیں نئے مالی سال 14-2013ء کے بجٹ کا خلاصہ پیش کرنا چاہتا ہوں۔ نئے مالی سال کیلئے 198.395 billion روپے کا بجٹ تجویز کیا جاتا ہے۔ اسمیں 44 ارب روپے کا ترقیاتی بجٹ۔ جس میں بیرونی تعاون کا حصہ 3.981 billion ہے۔ غیر ترقیاتی بجٹ اس سال کے غیر ترقیاتی بجٹ 154.442 billion روپے۔ یعنی 154 ہے۔ جسمیں ریونیو اخراجات کا تخمینہ 117.348 billion اور کیپٹل اخراجات کیلئے 37.474 billion روپے شامل ہیں۔ صوبے کے اپنے وسائل سے آمدنی کا تخمینہ 6.467 billion روپے ہے جبکہ مالی سال 14-2013ء کے وفاق سے حاصل ہونے والی رقم کی تفصیلات ذیل ہیں:۔

☆ قابلِ تقسیم پول یعنی ڈی ویزایبل پول سے 123.274 billion روپے۔

☆ براہِ راست منتقلی 14.20 billion۔

☆ دیگر، 17.454 billion۔

☆ کیپٹل محصولات: 3.562 billion۔

☆ کُل آمدنی کا تخمینہ 190.453 billion ہے۔

☆ سال 14-2013ء کیلئے بجٹ خسارہ 7.947 billion ہے اس دفعہ ہم نے کوشش کی کہ ترقیاتی مد کو بڑھائیں تنخواہیں جب ہم نے بڑھائیں ترقیاتی، تو ہمیں جو ہے ناں خسارہ کا بجٹ ہوگا ہم کوشش کررہے ہیں کہ جو یہ نئے ایوان نے، آمدنی کے ریسورسز ہیں اس خسارے کو ہم کم کریں۔ موجودہ حکومت نے اپنے دَور میں عوامی بہبودوں پر اخراجات میں خاطر خواہ اضافے کا فیصلہ کیا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ ترقیاتی مد میں تمام سابقہ ریکارڈ توڑنے کا عہد کیا ہے۔ انفراسٹرکچر کی بہتری کے حوالے سے بہت کچھ کرنا پڑیگا تاہم ہماری حکومت میں ترقی کا حصول consultation, not more construction. یعنی ہم consultation پر جائیں گے extension پر نہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ وسائل کا ضیاع نہ ہو بلکہ ان کا بہترین استعمال ہو یہی ایک پائیدار ترقی کا ضامن ہوسکتا ہے ایک اور بڑا چیلنج جو ہمارے صوبے کو درپیش ہے وہ غربت کی انتہائی زیادتی کی صورت ہے ان چیلنجوں سے نمٹنے میں ہماری حکومت نامناسب حالات کے باوجود کام کے جذبے سے سرشار ہے۔

ترقیاتی بجٹ 14-2013ء

جناب اسپیکر! مالی سال 14-2013ء کے پی ایس ڈی پی کا سائز 43.913 billion روپے مع ایم پی اے تجویز کے جس میں تعلیم، صحت، امن وامان، آبنوشی، مواصلات، پانی وتوانائی کے شعبوں کو ترجیح دی گئی ہے۔ اس طرح تعلیم کیلئے مختص رقم 4.2% سے بڑھا کر یعنی 4% تھا اب وہ 23.12% اور صحت کا 2.63% سے بڑھا کر 9.21% کردیا گیا ہے۔

جناب اسپیکر! صوبائی بجٹ میں خسارہ کم کرنے کیلئے مندرجہ ذیل اقدامات پر عملدرآمد کو یقینی بنایا جائیگا:۔

☆ بچت اور سادگی کے اقدامات۔ حکومت بلوچستان مالی مشکلات کو مدنظر رکھتے ہوئے سختی سے سادگی اور بچت کیلئے اُٹھائے گئے اقدامات پر عمل پیرا ہے۔ جس کے تحت غیر ترقیاتی اخراجات برائے 14-2013ء کو 13-2012ء کی حدتک رکھنے کے اقدامات کیئے جائیں گے۔

☆ تمام محکموں کو ہدایات جاری کی گئی ہیں کہ وہ سختی کے ساتھ اپنے محکموں میں مالیاتی نظم وضبط کو یقینی بنائیں اس امر کو یقینی بنانے کیلئے محکمہ خزانہ بلوچستان مسلسل محکموں کے اخراجات پر ایک جامع کمپیوٹرائزڈ سسٹم کے تحت نظر رکھتے ہوئے لگژری گاڑیوں کی خریداری پر مکمل پابندی ہوگی۔

☆ پبلک اکاؤنٹس کمیٹی فوری طور پر تشکیل دی جائیگی۔ اور اسکی کارروائیوں کے تسلسل کو قائم رکھا جائیگا۔

☆ پی ایس ڈی پی کے تحت مختلف منصوبوں کے تحت عملدرآمد کو یقینی بنایا جائیگا اور انکی باقاعدہ نگرانی کی جائیگی۔

☆ حکومتی خرچے پر بیرون ملک علاج معالجے، سیمیناروں، کانفرنسوں اور ورکشاپوں میں شرکت پر عائد پابندیوں پر سختی سے عملدرآمد کیا جائیگا۔

☆ قانون سازی برائے محاصل: حکومت محاصل میں خاطر خواہ اضافہ کرنے کیلئے قانون سازی، فنانس بلز کی صورت میں پیش کیا جائیگا جس میں محاصل کا دائرہ کار بڑھایا جائیگا۔ مذکورہ بلز کے نفاذ کے بعد صوبے کیلئے آمدنی میں خاطر خواہ اضافہ متوقع ہے۔

ٹیکس نظام میں منصفانہ بنیادوں پر ان اصلاحات کی تفصیل کچھ اس طرح ہے:۔

☆ بلوچستان سیلز آرڈیننس، 2000ء کی فہرست اور ٹیکس کی شرح میں ردوبدل کیا جائیگا۔

☆ بلوچستان میں لینڈ ریونیو ایکٹ 1967ء کے تحت غیر منقولہ جائیداد کے معاوضہ انتقال سے متعلق کلکٹر کے دیئے ہوئے اعداد و شمار اور مالیات، جائیداد کے مطابق ردوبدل کیا جائیگا۔ شہری علاقوں میں تمام غیر منقولہ جائیداد و تعمیر شدہ جس کا رقبہ 2500sq ft. یا اس سے زائد رقبہ پر محیط ہوگا، اِس پر ٹیکس نافذ کیا جائیگا۔

☆ کاروباری اضلاع جو کہ مرکزی صوبائی اور لوکل اتھارٹیز کو مال فراہم کرتے ہیں پر اضافی پروڈکشن ٹیکس نافذ کیا جائیگا۔

☆ کاروباری خدمات: اسلئے ہم نے اِنکا تفصیلی جائزہ لیا ہے اس وقت ہمارا ٹوٹل بجٹ فیڈرل اور یہ آج ہم divisible pool پر ہیں اور اس وقت ہماری جو اپنی آمدنی ہے وہ چار ارب سے زیادہ نہیں ہے اس دفعہ ہم کھینچ کر چھ ارب پر لائیں گے۔ لیکن جب تک ہم اپنا کوئی tax phase نہیں بنائینگے تو شاید ہم بلوچستان کو اپنے پاؤں پر کھڑا نہیں کر سکیں گے۔ لہٰذا بلوچستان کو اٹھارویں ترمیم کے بعد جو اختیارات ملے ہیں ہم بلوچستان کا اپنا ایک ٹیکسیشن نظام پر بھی زور دے رہے ہیں۔ کاروباری اور خدمت پر پہلے سے نفاذ paid tax کی قیمت میں اضافہ، کاروباری مراکز میں رجسٹریشن کی مد میں 10 ہزار اور سالانہ ٹیکس کی مد میں 4 ہزار روپے ٹیکس کا اضافہ۔ سی ڈی اور ڈی وِی ڈی کے کاروبار اور انکی رجسٹریشن پر ٹیکس کا نفاذ۔ ہوٹلوں پر پہلے سے نفاذ paid tax میں اضافہ، موٹر وہیکل ٹیکس برائے رجسٹریشن اور سالانہ ٹیکس میں اضافہ جیسے اقدامات ہیں۔

مَیں اپنی بجٹ تقریر wind-up کرنے سے پہلے ایک چیز ضروری سمجھتا ہوں کہ بدقسمتی سے جو واقعہ سردار بہادر خان وومن یونیورسٹی میں ہوا اور اسمیں ہماری بچیاں شہید ہوئی ہیں، اُنکی کُل تعداد 13 تھیں اور جس میں 10 زخمی ہوئیں۔ اور اِسی روز کچھ دیر کے بعد بولان میڈیکل کمپلیکس کے شعبہ حادثات میں یکے بعد

دیگرے دوخودکش دھماکوں کے بعد دہشتگردوں کی فائرنگ کی وجہ سے 17 افراد شہید ہوئے ہیں جن میں ڈی سی کوئٹہ منصور کاکڑ اور ڈاکٹر مکسی، نرس اور فرنٹیئر کور کے ایک کیپٹن اور 4 فورسز کے افراد شامل تھے، اسمیں ہم تمام جو ہیں ناں، مَیں ضروری سمجھتا ہوں کہ حکومت کی طرف سے جو ایک شیڈول ہے اُسکے لئے میں سمجھتا ہوں وہ ہم اعلانات کرینگے اور ہم پابند ہیں کیونکہ یہ بجٹ کا حصہ نہیں ہے لیکن لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے شاید میں یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ ہم اِنکو اپنے جو لوگ ہیں اسوقت جو شہید ہوئے ہیں اور جو زخمی ہوئے ہیں، تو اُنکے لئے قانون کے مطابق جو ہمارے پاس ایک فہرست موجود ہے، مَیں اُنکو یقین دلاتا ہوں کہ اُس قانون کے مطابق اُسکو ہم compensation دینگے۔ فرض کریں جو سرکاری ملازم ہے اُسکی شہادت کی compensation، 20 لاکھ ہے شدید زخمی کی 5 لاکھ ہے معمولی جس کو ہم خفیف زخمی کہتے ہیں اُسکے لئے 50 ہزار ہے۔ لیکن اسکے ساتھ اُسکو تنخواہیں ملیں گی اُسکا جو گھر ہے وہ اُسکے پاس رہے گا۔ یہ تمام سہولتیں جو ملازم ہیں یا غیر ملازم ہیں، اُن تمام شہداء کو ہم دے دینگے۔ اس ایوان کو اور بلوچستان کے عوام کو ہم یقین دلاتے ہیں کہ یہ compensation میں کوئی کوتاہی نہیں ہوگی اور ہم اُن تمام شہداء کے، اُن زخمیوں کے، اُنکے وارثوں کے ساتھ اُنکے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ تو اسلئے میں نے یہ کہا کہ چونکہ یہ بجٹ ہے، اُنکو میں convey کردوں۔ مَیں آخر میں اپنے معزز رفقائے کار اور اس اسمبلی کا شکر گزار ہوں کہ جنہوں نے مجھ پر اعتماد کیا۔ مَیں ایک چیز بڑی وضاحت سے کہتا ہوں کہ ہم پر تمام پاکستان کے intellectuals کی آنکھیں لگی ہوئی تھیں کہ کیا یہ وہی بجٹ ہوگا جو ایم پی ایز میں بانٹ دینگے۔ یقیناً ہم نے ایم پی ایز پر نہیں بانٹ دیئے ہیں۔ مَیں اپنے تمام معزز ایم پی ایز کا جو گورنمنٹ میں بیٹھے ہوئے ہیں انتہائی مشکور ہوں کہ انہوں نے ہماری مدد کی اور جو پروجیکٹس ہم نے دیئے ہیں یہ عوام کیلئے دیئے ہیں بلکہ میں نے جب آج بجٹ پر دستخط کیے تو اس سے پہلے مَیں نے ایک لفظ لکھا This budget should be for the people of Balochistan. ہمیں یقین ہے کہ یہ بجٹ ہم بلوچستان کے عوام کیلئے کیئے ہوئے ہیں اور ہم ایک ایسا مانیٹرنگ سسٹم ڈویلپ کرینگے کہ شاید ہم کسی بھی leakage کو حتی الوسع کوشش کرینگے کہ اسکو روکیں۔ مَیں آخر میں ایک بار پھر اپنے معزز رفقاء کار اور اس اسمبلی کا شکر گزار ہوں کہ جنہوں نے مجھ پر اعتماد کیا اور مَیں اُنکے تمام تعاون سے صوبے کے مالی معالات کا احسن طریقے سے سرانجام دینے کا یقین دلاتا ہوں مَیں محترم چیف سیکرٹری، محکمہ خزانہ، پی اینڈ ڈی کے عملے کا بھی شکر گزار ہوں جن کی انتھک محنت اور کوششوں سے یہ بجٹ ترتیب دینے میں کامیاب رہے۔ مَیں یہاں گورنمنٹ پرنٹنگ پریس کے عملے کا بھی مشکور ہوں کہ اُنہوں نے

بجٹ دستاویز کی چھپائی میں محکمہ خزانہ اور پی اینڈ ڈی کی بھرپور مدد کی ہے میں تمام صحافی حضرات کا جو اس وقت اس بجٹ کو کوریج دے رہے ہیں مشکور ہوں کہ جنہوں نے یہ کام کیا ہے۔ بلوچستان زندہ باد۔ پاکستان پائندہ باد۔ Thank you very much.

جناب اسپیکر: اچھا! معزز اراکین! ایک دو منٹ صبر کریں ناں۔ نماز میں time ہے میر عبدالکریم! مَیں کچھ اعلانات کروں گا وہ سُن کے جایئے گا پھر ایسے نہیں کہ گھر پہنچ جائیں اور کہیں کہ اعلان کا مجھے پتا نہیں ہے کہ کیا ہوا؟ نماز میں دس منٹ ہیں بھئی اللہ خیر کریگا۔ ہم سب مسلمان ہیں۔ اچھا جی! سب سے پہلے تو The budget stands presented for the year 2013-14 and also the supplementary budget 2012-13. یہ آپکی ٹیبلوں پر ہے۔ اسکے علاوہ میں ویلکم کرتا ہوں میں اپنے سابقہ اسپیکر میر اکرم بلوچ صاحب جو بیٹھے ہیں ہمارے اُلٹے ہاتھ پر، وہ خاموشی سے آکر بیٹھے ہیں۔ اور اُنکا ایک مشہور تھا۔ وہ اپنی اُردو میں جب ایوان کہتے تھے تو مجھے ایسے لگتا تھا کہ وہ حیوان کہہ رہے ہیں۔ اُس زمانے میں۔ تو مذاق مَیں اُنکے ساتھ کرتا تھا۔ پھر وہ کہتا تھا کہ نہیں تمہارے کان بجتے ہیں۔ مَیں نے کہا جوانی میں تو کان نہیں بجتے ہیں، بڑھاپے میں تو بجتے ہیں۔ Please, thank you very much. تو آپکو! انشاءاللہ next time, seat, front پر لائیں گے۔ آپ ناراض ہیں اس بات پر۔ اچھا! دوسرا مولانا واسع صاحب! Advisory Committee شکل اختیار کرگئی ہے۔ Sunday کی صبح اتوار کو آپ As a Leader of the Opposition اُسمیں آکر شریک ہونگے جس میں اور Leaders جو ہونگے اپنے Parliamentary ہونگے، Advisory Committee میں پھر فیصلے ہونگے کہ کیا طریقہ کار اختیار کیا جائیگا speeches کا۔ اتوار کے دن صبح کو ساڑھے دس بجے آیئے گا۔ اسکے علاوہ آپکا ایک crash-programme ہے پرسوں کیلئے۔ ٹائم ساڑھے نو لکھا ہے ایم پی ایز کیلئے وہ مہربانی کرکے گیارہ بجے سے شروع ہوگا اور شام مغرب تک ہم کرینگے PIPS کی team آ رہی ہے اسلام آباد سے۔ Thank you very much. جی جی کریم!

میر عبدالکریم نوشیروانی: واہ ڈاکٹر صاحب! تیرے بجٹ کا کمال۔ تُو نے کیا ہے ایم پی اوں کو پائمال۔ والسلام۔

جناب اسپیکر: اچھا! آپ رجسٹریشن اپنا نام، ایم پی ایز جو کرنا چاہتے ہیں اپنی تقریر، please رجسٹر کرا دیں اپنے نام، سیکرٹری اسمبلی کے آفس میں۔ The Session is adjourned till Sunday morning at 11:00 am.

(☆☆☆ختم شد☆☆☆)